ذوالقرنین (الکہف: ۸۳) سے متعلق آیات کی تفسیر کرتی ہیں تو اسے ایک عدل پرور حکم راں کی حیثیت سے پیش کرتی ہیں۔ لکھتی ہیں: ''حکم راں اگر عدل پرور ہو تو اس کی عمل داری میں نیک لوگوں کو عزت اور سہولت ملتی ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور ظالموں اور سرکشوں کو ذلت، سختی اور سزا ملتی ہے، لیکن حکم راں اگر ظالم ہو تو وہ ظالموں اور فسادیوں کو اپنے سے قریب رکھتا اور انھیں اپنی مملکت میں آگے بڑھاتا ہے اور اس کے زیرِ سایہ نیک لوگوں اور مخلص علماء کو دھتکارا جاتا ہے اور ان کے خلاف کارروائیاں کی جاتی ہیں، جیسا کہ آج کے ہمارے بہت سے حکم رانوں کا حال ہے۔'' آیاتِ قتال کی تفسیر کرتی ہیں تو بیان کرتی ہیں کہ جہاد کب واجب ہوتا ہے؟ اور وہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ آخر میں کہتی ہیں کہ آج فلسطین کے معاملے میں مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے۔ جن آیات میں عورتوں کے مسائل بیان کیے گئے ہیں، مثلاً نکاح، طلاق، ایلاء اور حیض وغیرہ، ان کی تفسیر کرتے ہوئے وہ خاص طور پر انھیں حالات حاضرہ سے مربوط کرتی ہیں۔

۴– قرآن کا سائنسی اعجاز

دورانِ تفسیر کبھی کبھی وہ قرآن کے سائنسی اعجاز کو نمایاں کرتی ہیں۔ مثلاً ذوالقرنین کے قصے میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اس نے دیوار بناتے وقت لوہے کی چادروں کے درمیان پگھلا ہوا تانبا ڈلوایا (الکھف: ۹۶) مفسرہ لکھتی ہیں: ''لوہے کی مضبوطی کے لیے موجودہ دور میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس سے لوہے کی طاقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ قرآن کریم نے بہت پہلے اس جدید سائنٹفک طریقہ کا انکشاف کردیا تھا۔'' قرآن کی جن آیتوں میں محرمات کا بیان ہے، مثلاً شراب، خنزیر، سود، عورتوں سے حالتِ حیض میں دوری وغیرہ، ان کی تفسیر کرتے ہوئے وہ ان کا طبّی اور علمی اعجاز نمایاں کرتی ہیں۔

تفسیر المبصر لنور القرآن کا تجزیاتی مطالعہ بتاتا ہے کہ عصر حاضر میں لکھی جانے والی یہ تفسیر متعدد پہلوؤں سے اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اہمیت اُس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک خاتون کی علمی کاوش ہے۔ ☆☆☆

تعارف وتبصرہ

تحقیقات مسائلِ میراث
ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان
مترجم: ابوخالد سمیع اللہ فیضی

ناشر: مروہ پبلی کیشنز، D-58، فلیٹ نمبر 1، شاہین باغ، نئی دہلی — ۲۵، ۲۰۱۵ئ، ص: ۲۶۸، قیمت —/۲۰۰ روپے

علمِ میراث، جسے علم الفرائض بھی کہا جاتا ہے، اس کی جہاں ایک طرف غیر معمولی اہمیت ہے کہ اسے حدیث میں 'نصف العلم' کہا گیا ہے، وہیں دوسری طرف اس سے بے اعتنائی بھی عام ہوگئی ہے۔ مسلمانوں میں میراث تقسیم کرنے کا رواج کم ہو رہا ہے اور جو لوگ شریعت کے مطابق تقسیم کرنا چاہتے ہیں انھیں ایسے اصحابِ علم مشکل سے ملتے ہیں جو اس کی جزئیات کا استحضار رکھتے ہوں۔ فقہ کی قدیم کتابوں میں ایک مستقل باب علم الفرائض کا ہوتا تھا اور جدید دور میں بھی متعدد اہل علم نے اس کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے اور کئی کتابیں عربی زبان میں شائع ہوچکی ہیں۔ اس سلسلے کی ایک وقیع کتاب شیخ صالح بن فوزان الفوزان، رکن مجلس کبار علماء ریاض کی التحقیقات المرضیۃ فی المباحث الفرضیۃ ہے، جس کا کسی قدر اختصار کے ساتھ اردو ترجمہ زیرِ نظر کتاب کی صورت میں کیا گیا ہے۔ یہ خدمت جناب سمیع اللہ فیضی (ولادت ۱۹۵۰ئ) نے انجام دہی ہے۔ موصوف مدرسہ فیض عام مئو (اتر پردیش) سے ۱۹۶۹ء میں فضیلت کرنے کے بعد علاقہ ہی کے مختلف دینی مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۹۴ء سے مرکز تحفیظ القرآن والدعوۃ والتعلیم، سدھارتھ نگر سے وابستہ ہیں۔ علم الفرائض پر انھیں دست رس حاصل ہے۔

یہ کتاب مقدمہ کے علاوہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں علم الفرائض کی اہمیت، دورِ جاہلیت میں تقسیمِ میراث کی روایت اور اسلامی نظامِ میراث کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ باب اول میں وراثت کی شرائط، ولاء اور موانعِ ارث مذکور ہیں۔ باب دوم میں مستحقینِ وراثت میں ذوی الفروض اور عصبہ کا مفصل بیان ہے۔ اگلے چار ابواب میں تقسیمِ وراثت کی دیگر بحثیں (حجب، معادہ، عول، انکسار، مناسخہ، خنثیٰ، حمل اور مفقود کی

وراثت) ہیں۔ باب ہفتم میں مسئلہ رد اور ذوی الارحام کی وراثت پر مبسوط بحث کی گئی ہے۔

علم الفرائض کے مباحث یوں بھی دقیق ہیں۔ اس موضوع پر کسی عربی کتاب کا اردو ترجمہ آسان نہ تھا، لیکن فاضل مترجم اس سے کام یابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ اگرچہ عام افراد کے لیے اس سے استفادہ دشوار ہے، لیکن امید ہے، دینی مدارس کے اساتذہ و طلبہ، ریسرچ اسکالرس اور دیگر اصحابِ علم اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو فائدہ پہنچائیں گے۔ تقسیمِ میراث پر اردو زبان میں بعض آسان کتابیں شائع ہوگئی ہیں، جن سے عام لوگ استفادہ کرسکتے ہیں۔ **(محمد رضی الاسلام ندوی)**

دستاویزاتِ مشاورت Mushawarat Documents

(۱۹۶۴–۲۰۱۵ئ) (اردو/انگریزی)   جمع و تدوین: ڈاکٹر ظفر الاسلام خان

ناشر: فاروس میڈیا، D-84، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی – ۲۵

سن اشاعت: ۲۰۱۵ئ، صفحات: ۱۰۸۶ (اردو)، ۶۲۰ (انگریزی)، قیمت –/۲۰۰۰ روپے

زیرِ نظر کتاب آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی پچاس سالہ دستاویزات پر مشتمل ہے۔ اسے اس کی گولڈن جبلی تقریبات کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب معروف دانش ور اور صحافی ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے کی ہے۔ موصوف کی پہچان ایک محقق اور مؤرخ کے طور پر ہے۔ ان کی انگریزی کتابیں Palestine Documents اور Hijrah in Islam اہلِ علم سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ اس کتاب میں مشاوت کے بارے میں بہت قیمتی اور نادر مواد جمع کردیا گیا ہے۔ چوں کہ مشاورت کی دستاویزات، خصوصاً ابتدائی سالوں کی، آسانی سے دست یاب نہیں ہیں، اس لیے ان کو مختلف ذرائع، خصوصاً اس زمانے کے اخبارات اور بعض ذاتی اور تنظیمی مجموعوں سے جمع کیا گیا ہے۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں مستقل فسادات کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کی روک تھام اور ہندو مسلم اتحاد اور خیر سگالی کے لیے ۱۹۶۴ء میں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی تشکیل